۱۵ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ / 11 جولائی 2025ء

یہ بارش رب کی نعمت ہے

یہ قدرت کی نشانی ہے

(مون سون 2025ء کی مناسبت سے)

مجلس علماء نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
You Tube Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَیَبۡسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیۡفَ یَشَآءُ وَیَجۡعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اِذَا ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ۔ [الروم30:48]

ربِّ ذوالجلال اپنی رحمت سے بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اپنی قدرت کی مختلف نشانیوں کا اِظہار فرماتا ہے؛ تاکہ بندے اُس کے اِنعامات پر شکر ادا کریں اور آیاتِ قدرت میں غور کرکے اپنے ربِّ کریم کی نافرمانی سے باز رہیں، مگر بیشتر انسانوں کا رویہ یہی ہوتا ہے کہ وہ اِحسان فراموشی / نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور غفلت میں مبتلا ہوکر نشانیوں سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

احسان فراموشی سے متعلق ارشادِ ربّانی ہے: وَکَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا۔ ”اور انسان بہت ناشکرا ہے۔“ [بنی اسرائیل17:67]

یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل کرکے اُسے راضی کرنے کے بجائے اُس کو ناراض کرنے والے کام کرتا ہے۔ (نور العرفان، ملخصًا)

انسانوں کی غفلت اور نشانیوں سے عبرت حاصل نہ کرنے کے بارے میں مالکِ کریم کا ارشاد ہے: وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہَا وَہُمۡ عَنۡہَا مُعۡرِضُوۡنَ۔ ”اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن کے پاس سے اکثر لوگ گزر جاتے ہیں اور اُن سے بے خبر رہتے ہیں (نشانیاں دیکھتے ہیں، مگر اُن میں غور و فکر کرکے فائدہ نہیں اُٹھاتے)۔“ [یوسف12:105]

خالقِ کائنات کی عظیم الشان نعمتوں اور جلیل القدر نشانیوں میں سے ایک بارش بھی ہے:

⇐ یہ ایسی نعمت ہے جس کے ساتھ انسانی کوشش کا کوئی تعلق نہیں... نہ تو انسان بارش کو روکنے کی طاقت رکھتا ہے، نہ ہی بارش برسانا اُس کے بس میں ہے، مالکِ کریم جب چاہے اور جتنی مقدار میں چاہے بارش نازل فرماتا ہے۔

⇐ یہ قدرتِ الٰہی کی واضح نشانی ہے... جو کھلی آنکھوں سے دکھائی دیتی ہے اور کسی بھی انسان سے مخفی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی حسین سنتوں پر عمل کرنا دونوں جہان کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ بارش سے پہلے، اُس کے دوران اور اُس کے بعد نبیِ کریم ﷺ کے ارشادات و معمولات کیا ہوتے تھے؟ یہ سب کچھ احادیثِ کریمہ میں مذکور ہے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ بارگاہِ الٰہی میں حسین دُعائیں مانگتے تھے اور دیگر کئی پہلوؤں سے اُمّت کی تربیت فرماتے تھے۔

پاکستان میں عمومی طور پر جون کے آخر یا جولائی کے آغاز میں مون سون / بارشوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور ستمبر تک جاری رہتا ہے۔ رواں سال (2025ء) کا سلسلہ اِس وقت جاری ہے۔ گزشتہ ہفتے ملک بھر میں شدید بارشیں ہوئیں اور متعدّد علاقوں میں مزید چند روز تک نظامِ باراں جاری رہنے کی توقع ہے۔

چنانچہ آج قرآن و سنت کی روشنی میں بارش سے متعلق کچھ باتوں کا تذکرہ ہوگا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

بارش... نشانِ عظیم اور انعامِ جلیل

قرآن وسنت میں جابجا حکم فرمایا گیا ہے کہ ہم احساناتِ الٰہیّہ کا شکر ادا کریں اور آیاتِ قدرت سے عبرت حاصل کریں۔ بلاشبہ بارش اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اِنعام بھی ہے اور اُس کی قدرت کا عظیم نشان بھی۔ بارش کی رِم جھم / بوندا باندی یا اُس کا موسلا دھار برسنا... پھر اُس کے پانی کا زمین میں جذب ہونا یا آبی ذخائر (Dams) میں محفوظ ہونا یا ندی نالوں میں بہہ جانا... نیز اُس کے ذریعے زمین سے بے شمار اقسام کی چیزیں اُگنا اور دیگر موسمی و معاشرتی و رُوحانی فوائد نصیب ہونا یا بندوں کو اُس کے ذریعے نقصان پہنچنا... یہ سب قدرت کی نشانیاں ہیں؛ لہٰذا اِس موقع پر اِظہارِ تشکُّر اور نگاہِ عبرت... دونوں ضروری ہیں۔

بارش کے نشانِ قدرت ہونے سے متعلق قرآنِ حکیم کی کئی آیاتِ کریمہ ہیں۔ ایک مقام پر ارشادِ ربّانی ہے: اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ۔ ”اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل اُٹھاتی ہیں، پھر اللہ اُس بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے (ہر طرف بادل چھا جاتے ہیں) اور (کبھی) اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے (کہیں بادل ہوتے ہیں اور کہیں مطلع صاف ہوتا ہے)، پھر تم دیکھتے ہو کہ اُس (بادل) کے درمیان سے بارش نکلتی ہے، پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن تک چاہتا ہے اُس بارش کو پہنچاتا ہے تو جبھی وہ خوش ہو جاتے ہیں۔“ [الروم 30:48]

ایک مقام پر یوں ارشادِ گرامی ہوا: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ۔ ”اور ہم نے آسمان سے (حکمت اور مخلوق کی حاجت کے مطابق) ایک اندازے کے ساتھ پانی اُتارا (بارش برسائی)، پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا اور یقیناً ہم اُسے لے جانے (خُشک کر دینے یا ناقابلِ استعمال بنا دینے) پر بھی قادر ہیں۔“

مزید فرمایا: فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۖ لَكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔ ”پھر ہم نے اُس پانی سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کیے، تمہارے لیے اُن میں بہت سے پھل / میوے ہیں اور اُن میں سے کچھ تم (بطورِ خوراک) کھاتے ہو۔“ [المؤمنون 23:18، 19]

آیاتِ کریمہ سے واضح ہوا کہ بارش ربِّ کریم کا احسانِ جلیل اور اُس کی قدرت کا نشانِ عظیم ہے، مگر اِس کے حوالے سے لوگوں کا رویّہ کیا ہوتا ہے؟ اِس بارے میں ربّ ذوالجلال نے فرمایا: وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا۔ ”بخدا! ہم نے لوگوں میں بارش کو گردِش دی (کبھی ایک جگہ بارش ہوتی ہے کبھی دوسری جگہ، کہیں کم اور کہیں زیادہ)؛ تاکہ وہ اِس سے نصیحت حاصل کریں (قدرت و احسان میں غور کریں)، تو اکثر لوگوں نے ناشکرا بننے کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں کیا۔“ [الفرقان 25:50]

بارش کے ذریعے نفع یا نقصان

یہ طے شدہ بات ہے کہ کوئی بھی چیز ذاتی طور پر نفع بخش یا نقصان دہ نہیں... اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے بندوں کے لیے فائدے کا ذریعہ بنا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہے نقصان کا سبب بنا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر خون کو اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کی بقا کا ذریعہ بنایا ہے، مگر ربِّ کریم اپنی قدرت سے اِسی کا فشار / دباؤ (Pressure) بڑھا دے تو یہ انسان کی موت کا سبب بن سکتا ہے۔

یوں ہی بارش اور پانی بھی بالذات نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔ ربِّ کریم نے پانی کو اپنے بندوں کی زندگی باقی رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، وہ اپنی حکمت اور بندوں کی حاجت کے مطابق آسمان سے پانی برساتا ہے اور زیرِ زمین ذخائر کے ذریعے مختلف طرح سے پانی عطا کرتا ہے، لیکن وہ چاہے تو اِسی پانی کو ہی بندوں کی آزمائش یا اُنھیں سزا دینے کا ذریعہ بھی بنا سکتا ہے:

- اگر وہ چاہے تو بارش کو روک دے... مسلسل دھوپ ہی رہے... چشمے، کنویں، نہریں اور دریا خشک ہو جائیں... زیرِ زمین پانی گہرائی میں چلا جائے... ہوا میں ناقابلِ برداشت گرمی پیدا ہو جائے... زمین سے پیداوار کا سلسلہ رُک جائے... قسم قسم کے امراض جنم لیں اور انسانی زندگی اجیرن بن جائے۔ اب اُس کے علاوہ کسی میں طاقت نہیں ہو گی کہ پانی لا سکے۔
- اور وہ چاہے تو اتنی کثرت کے ساتھ بارش برسائے اور چشمے بہائے کہ پانی سیلاب کی صورت اختیار کر لے... پیداوار تباہ اور کاروبار ٹھپ ہو جائے... انسانی زندگی اذیّت ناک ہو جائے۔ ایسا کرنے سے بھی اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔

پھر ربِّ کریم چاہے تو پانی کی معمولی مقدار سے بندوں کی ضرورت پوری فرما دے اور وہ چاہے تو وافر پانی کو بھی بے کار کر دے۔ اُس کی مشیت ہو تو کم پانی سے بھی پیداوار حاصل ہو جائے اور وہ نہ چاہے تو ٹیوب ویل، نہریں اور بارش وغیرہ دستیاب ہونے کے باوجود زمین کچھ نہ اُگائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبیِ غیب دان ﷺ سے روایت کیا: لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَّا تُمْطَرُوْا، وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا۔ (صحیح مسلم، رقم: 2904) یعنی "بارش نہ ہو (لیکن برکت ہو تو) یہ قحط سالی نہیں ہے، بلکہ قحط یہ ہے کہ کثرت سے بارش تو ہو، مگر زمین کچھ نہ اُگائے۔" (ترجمہ ماخوذ از مرقاۃ المفاتیح و فیض القدیر)

خلاصہ یہ کہ اصل بات رحمت و قدرتِ الٰہیہ کی ہے۔ بارش ہو یا قحط، پانی وافر ہو یا کم، خوشحالی ہو یا آزمائش... ہر حال میں ربِّ کریم کی اِطاعت کرنی چاہیے اور اُس سے رحمت کی بھیک مانگنی چاہیے۔ وہ جس چیز کو چاہے بندوں کے لیے نفع بخش بنا دیتا ہے اور جسے چاہے نقصان کا سبب کر دیتا ہے۔ بندے اُس کی فرماں برداری کریں تو وہ زمین و آسمان سے رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ارشاد ہے: وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ... "اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے (ہر طرف سے اُنھیں خیر و بھلائی نصیب ہوتی)۔" [الاعراف 96:07]

وقتِ بارش کی سنتیں اور آداب

انسان اگر روز مرہ اُمور میں سرکارِ دوعالَم ﷺ کی سنتوں پر عمل کی عادت اپنالے تو نہ صرف زندگی کے معمولات حسین تر ہو جائیں، بلکہ تسلسل کے ساتھ نیکیوں میں بھی بے پناہ اضافہ ہوتا رہے۔

بارش سے پہلے، اُس کے دوران اور اُس کے بعد کیا کرنا چاہیے؟ اِس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے نہایت حسین تربیت فرمائی ہے۔ نبیِ کریم ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کر کے ہم بارش کو اپنے حق میں "بارانِ رحمت" بنا سکتے ہیں۔

ہوا چلنے کے وقت دُعا: بارش سے پہلے عموماً ہوا چلتی ہے۔ اِس حوالے سے اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ جب تیز ہوا چلتی تو سیّدِ عالم ﷺ یوں دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ۔ "اے اللہ! میں تجھ سے اِس ہوا کی بھلائی، جو فوائد و منافع اِس میں ہیں اُن کی بھلائی اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اُس کی بھلائی مانگتا ہوں... اِس ہوا کے شر سے، جو کچھ اِس میں ہے اُس کے شر سے اور جو چیز دے کر یہ بھیجی گئی ہے اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" (صحیح مسلم، حدیث:899)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب بھی ہوا چلتی تو رسول اللہ ﷺ (اُمّت کی تربیت کی خاطر انتہائی عاجزی کرتے ہوئے) مبارک گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور بارگاہِ الٰہی میں التجا کرتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا۔[1] یعنی "اے اللہ! اِس ہوا کو رحمت بنانا، عذاب نہ بنانا!"

(مسند الشافعی بترتیب السندی، الباب:16، الحدیث: 502، ج:1، ص:175، دار الکتب العلمیة)

نبیِ کریم ﷺ انتہائی عاجزی کے ساتھ یہ حسین دُعائیں اگرچہ ہوا چلنے کے وقت مانگتے تھے، لیکن اِن میں یہ تربیت بھی ہے کہ انسان کو ہر حال میں اپنے مالکِ کریم کے حضور عاجزی کرنی چاہیے اور اُس کی طرف متوجّہ رہنا چاہیے۔ وہ جس چیز کو چاہے رحمت کا ذریعہ بنا دے اور جسے چاہے عذاب کا سبب بنا دے، وہ چاہے تو بندے کو بغیر سبب کے فائدہ عطا کرے اور چاہے تو کسی چیز کو سبب بنا دے۔

ہوا کو بُرا کہنے کی ممانعت: ہوا چلے تو بعض اوقات کوئی چیز اُڑ جاتی ہے یا کسی طرح سے مشکل پیش آتی ہے، ایسی صورتِ حال میں غیر تربیت یافتہ لوگ ہوا کو بُرا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللهِ تَعَالٰى تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِيْ بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ

---

[1] قال ابن حجر: هذا حديث حسن (لغيره)۔ (نتائج الأفكار فی تخريج أحاديث الأذكار، ج:5، ص:131، المجلس:461، دار ابن كثير)

مِنْ شَرِّ هَا ۔ ”ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، وہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) رحمت اور عذاب لاتی ہے... تو تم ہوا کو برا نہ کہو، اللہ سے اِس کی بھلائی کی دُعا کرو اور اِس کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو!“

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث:7769۔ سنن ابو داؤد، حدیث:5097۔ مسند احمد، حدیث:7631، حدیث صحیح)

ہوا، موسم اور دیگر قدرتی اُمور کو بُرا کہنا یا اُن پر اعتراض کرنا سخت بے عقلی ہے؛ کیونکہ اِن چیزوں کا اپنا کوئی اختیار نہیں، یہ محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں، اِن پر اعتراض کرنا حقیقت میں ربِّ کریم کی قدرت پر اعتراض ہے؛ لہٰذا اِس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

ہوا کے وقت نبوی کیفیّت: نبیِ کریم ﷺ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اُس سے ڈرنے والے ہیں۔ جب ہوا چلتی تب بھی نبیِ کریم ﷺ پر خشیتِ الٰہی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کا مفہوم ہے: جب بادل آتے / بارش کے آثار ظاہر ہوتے تو (اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اُمّت پر شفقت کے سبب) رسولِ کریم ﷺ کا رنگ مبارک تبدیل ہو جاتا، آپ ﷺ کبھی اندر داخل ہوتے کبھی باہر تشریف لاتے، کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے (بے چینی کی کیفیت ظاہر ہوتی)۔ پھر بارش برستی تو سیدِ عالَم ﷺ پُر سکون ہو جاتے اور یہ خوف دُور ہو جاتا۔ مَیں نے اِس کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: (مفہوم) ”اے عائشہ! شاید یہ بادل اُسی بادل کی طرح ہو جو قومِ عاد (کی نافرمانیوں کی وجہ سے اُن پر بطورِ عذاب) بھیجا گیا تھا تو اُنھوں نے کہا: یہ بادل ہم پر برسنے والا بادل ہے۔“[1] (صحیح مسلم، حدیث:899)

ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں اعلان فرمایا ہے کہ وہ حضور ﷺ کے ہوتے عذاب نازل نہیں فرمائے گا، چنانچہ وہ ہوائیں یقینی طور پر عذاب کے لیے نہیں تھیں، لیکن آپ ﷺ نے اِس کیفیت کے ذریعے اُمّت کی تربیت فرمائی کہ اُنھیں کبھی بھی عذابِ الٰہی سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے اور ہر حال میں ربِّ ذوالجلال سے ڈرتے رہنا چاہیے۔[2] افسوس! ہمارا حال یہ ہے کہ شاید ہزاروں میں سے کوئی ایک ہو جس نے اِس تربیت کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہو، ہماری توجہ فقط لطف اندوز ہونے (اِنجوائے کرنے) کی طرف ہی ہوتی ہے۔

بارش برسنے پر دُعا: اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: جب نبیِ کریم ﷺ بارش دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ۔ یعنی ”اے اللہ! نفع دینے والی کثیر بارش عطا فرما!“ (مسند احمد:24144۔ صحیح بخاری:1032)

دوسری روایت کے مطابق آپ ﷺ بارش دیکھ کر دُعا کرتے: رَحْمَةً ۔ یعنی ”اِلٰہی! اِسے رحمت بنا!“ (صحیح مسلم، حدیث:899)

---

[1] وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: {فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا} (الاحقاف46:24)
(تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ) أَيْ: تَغَيَّمَتْ وَتَخَيَّلَ مِنْهَا الْمَطَرُ۔ (تَغَيَّرَ لَوْنُهُ): مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ عَلٰى أُمَّتِهِ وَتَعْلِيمًا لَهُمْ فِي مُتَابَعَتِهِ۔ (مرقاۃ)

[2] يَعْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِهٰذَا الْقَوْلِ: أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْمَنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ تَعَالٰى۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح للمظہری)

گرج چمک کے وقت دُعا: شہزادۂ فاروقِ اعظم سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب جانِ کائنات ﷺ گرج کڑک کی آواز سنتے تو ربِّ کریم کے حضور عرض کرتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔[1] یعنی "اے اللہ! اپنے غضب سے ہمیں تباہ نہ فرما! اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر! اور عذاب نازل ہونے سے پہلے ہی ہمیں عافیت و سلامتی کے ساتھ موت عطا فرما!" (جامع ترمذی، حدیث:3450۔ مسند احمد، حدیث:5763)

بارش کا پانی جسم پر لینا: پروَردۂ آغوشِ نبوّت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برسی۔ جانِ عالَم ﷺ نے بدنِ اقدس کے کچھ حصے (سرِ انور، سینۂ مقدّس[2] یا پُشتِ اطہر[3]) سے کپڑا مبارک ہٹایا، یہاں تک کہ بارش آپ ﷺ کے جسمِ اقدس پر پڑی۔ ہم نے عرض کی: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ یعنی یا رسول اللہ، صلی اللہ علیک وسلّم! ایسا کرنے میں کیا حکمت ہے؟ ارشاد فرمایا: لِأَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالٰى۔ یعنی "(یہ اِس لیے کیا ہے کہ) بارش اپنے ربّ کے حکم سے ابھی ابھی اُتری ہے اور اِس جہان کے اجزا سے آلودہ نہیں ہوئی۔" (صحیح مسلم، حدیث:898) معلوم ہوا کہ:

i. بارش کا پانی آلودہ ہونے سے پہلے بابرکت ہوتا ہے۔

ii. خیر و برکت والی چیزوں سے برکت حاصل کرنے کا شوق رکھنا چاہیے۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، زیرِ حدیث:1065)

iii. بابرکت اشیا کے ساتھ ساتھ بابرکت شخصیات سے برکت حاصل کرنا بھی درست ہے۔ (مرآۃ المناجیح، زیرِ حدیث:1501)

کلماتِ تشکّر: بارش سمیت ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے اور مالکِ کریم جلّ مجدہٗ کو پسند ہے کہ بندے ہر نعمت پر اُس کا شکر ادا کریں۔ چنانچہ ایمان والوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ اُنھیں بارش عطا ہونے پر یہ کلمات کہنے چاہییں: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش عطا ہوئی ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:1038)

بارش کے وقت دُعا: مسلمان کسی بھی وقت میں آداب کے ساتھ دُعا کرے تو ربِّ کریم ضرور قبول فرماتا ہے، تاہم کچھ ایسے اوقات ہیں جن میں قبولیت کی اُمّید مزید بڑھ جاتی ہے۔ حدیثِ مبارک کے مطابق بارش کا وقت بھی اُنہی لمحات میں سے ہے جن میں دُعا ردّ نہیں کی جاتی۔[4]

---

[1] (وَعَافِنَا) أَيْ: أَمِتْنَا بِالْعَافِيَةِ (قَبْلَ ذٰلِكَ) أَيْ: قَبْلَ نُزُوْلِ عَذَابِكَ۔ (مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث:1521)

[2] علامہ علی قاری علیہ الرحمہ نے سرِ انور اور حکیم الاُمت علیہ الرحمہ نے سینۂ مقدس کا ذکر فرمایا۔ (مرقاۃ و مرآۃ، زیرِ حدیث:1501)

[3] فِيْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ حَسَرَ ثَوْبَهٗ عَنْ ظَهْرِهٖ حَتّٰى يُصِيْبَهُ الْمَطَرُ۔ (المستدرک:7768)

[4] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مرفوعًا: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ وفی روایۃ: وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔ (سنن أبی داؤد، رقم الحدیث:2540۔ المستدرک علی الصحیحین، رقم:2534، حدیث صحیح)
قَوْلُهٗ: وَتَحْتَ الْمَطَرِ، أَيْ: عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَطَرِ۔ (مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث:672)

بارش میں احتیاط

بہت ساری نفع بخش چیزیں ایسی ہیں جو انسانوں کی بے احتیاطی اور لاپرواہی کی وجہ سے نقصان دہ بن جاتی ہیں۔ بارش رحمتِ الٰہیہ کا ایک اہم ذریعہ ہے، اِس کے حوالے سے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؛ تاکہ یہ سببِ زحمت نہ بنے:

⟸ مسلمانوں کو بے جا اذیّت پہنچانا ہر حال میں سخت گناہ ہے۔ تیز بارش میں صورتِ حال غیر معمولی ہو جاتی ہے، ایسے میں ہمیں اِس بات کا پورا خیال رکھنا چاہیے کہ ہماری بے توجّہی یا بے احتیاطی سے کسی مسلمان کو معمولی تکلیف بھی نہ پہنچے۔ اگر ہماری ادنیٰ کوشش سے مسلمانوں کو فائدہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہی ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سیدِ عالم ﷺ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے سرِ راہ درخت کی شاخ پڑی دیکھی، کہنے لگا: وَاللّٰہِ لَأُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ؛ لَا یُؤْذِیْھِمْ! قسم بخدا! اِسے ضرور مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دیتا ہوں؛ کہیں اُنھیں تکلیف نہ دے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَأُدْخِلَ الْجَنَّۃَ۔ یعنی "ربّ تعالیٰ نے کرم فرماتے ہوئے اِس کی برکت سے اُس بندے کو جنت عطا فرما دی۔" (صحیح مسلم، حدیث:1914)

⟸ بارش میں سرکاری افسران اور اہل کاروں کی ذمّے داری بڑھ جاتی ہے۔ اُنھیں چاہیے کہ رِضائے اِلٰہی کے لیے خدمتِ خلق کی نیت سے اپنے فرائض دیانت داری کے ساتھ انجام دیں، یہ نیک نامی کے ساتھ ساتھ اُخروی ثواب کا بھی اہم ذریعہ ہو گا... اگر وہ غفلت کا مظاہرہ کریں تو محکمانہ سرزنش سے بڑی خطرناک بات یہ ہے کہ سخت گناہ کے مرتکب قرار پائیں گے۔

⟸ طہارت / پاکیزگی کا لحاظ رکھنا ہر حال میں فرض ہے اور بارش میں اِس کی ضرورت زیادہ ہو جاتی ہے۔ پانی کے ساتھ کئی ناپاک چیزیں بھیگ جاتی ہیں، اگر اُن کو غیر محتاط طریقے سے استعمال کیا جائے تو دوسری چیزیں ناپاک ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔

⟸ مختلف جگہوں پر بارش کا پانی جمع ہونے سے ڈینگی پھیلنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور اِس کے علاوہ بھی کئی مشکلات پیدا ہوتی ہیں؛ لہٰذا ہمیں حتّی الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے اِرد گرد پانی جمع نہ ہو۔

⟸ بہت مرتبہ بارش کا پانی ندّی نالوں میں آلودہ ہو جاتا ہے، ایسے پانی میں نہانا صحت کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔

⟸ بجلی کے آلات بارش میں بھیگ جاتے ہیں، ایسی صورتِ حال میں اُن کا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے، خصوصًا بجلی کے تاروں اور پولز سے دُور رہنا چاہیے۔

⟸ جس جگہ بارش کا پانی جمع ہو وہاں بعض اوقات نیچے گڑھا ہوتا ہے یا مین ہول (زیرِ زمین نکاسی کا سوراخ) کھلا ہوتا ہے، ایسی صورتِ حال میں بے احتیاطی خدانخواستہ کسی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔

حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً احتیاطی تدابیر سے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی ہے، اِن ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

حرفِ آخر: بارش... خالقِ کریم کی عظیم نوازش

خالقِ کائنات کی نعمتیں بے شمار ہیں اور جہان بھر میں اُس کی آیاتِ قدرت کا اِظہار ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ بندے نعمتوں پر اپنے ربِّ کریم کا شکر ادا کریں اور نشانیوں کے ذریعے اُس کی معرفت حاصل کریں، مگر اکثر لوگ ایسا نہیں کرتے۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے مطابق زیادہ تر بندوں کا انداز یہ ہوتا ہے کہ وہ احسان فراموشی کرتے ہوئے اپنے مہربان رب کی نافرمانی کرتے ہیں اور غفلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عجائبِ قدرت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

بارش بھی خالقِ کریم کی ایک عظیم نوازش ہے۔ کچھ نعمتیں انسان کی کوشش کے بعد ربِّ کریم کی رحمت سے عطا ہوتی ہیں، مگر بارش ایسی نوازش ہے جس میں بندے کی مرضی کا کوئی تعلق نہیں... نہ تو اُس کے چاہنے سے بارش رُک سکتی ہے اور نہ ہی وہ اپنی خوشی سے اِسے لا سکتا ہے۔ ربِّ کریم جب چاہے، جسے چاہے اور جتنی مقدار میں چاہے بارش عطا فرماتا ہے۔

اِس وقت پاکستان میں مون سون 2025ء کا سلسلہ جاری ہے، اِسی مناسبت سے آج کے خطبہ میں بارش سے متعلق کچھ باتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

⟸ بارش میں ربِّ کریم کی قدرت پر کئی عظیم نشانیاں ہیں۔ بارش کا کبھی پُھوار کی صورت میں اور کبھی چھما چھم برسنا... پھر اُس کے پانی کا کہیں زمین میں جذب ہو جانا، کہیں آبی ذخائر (Dams) میں محفوظ ہونا اور کہیں بہہ کر ندّی نالوں میں پہنچ جانا... نیز ایک ہی طرح کے آبِ باراں کے ذریعے زمین سے بے شمار قسم کی چیزیں پیدا ہونا... اِسی طرح برسات سے لاتعداد موسمی و معاشرتی و رُوحانی فوائد عطا ہونا... یہ سب قدرت کی نشانیاں ہیں، جن میں غور کر کے مالکِ کریم کی معرفت حاصل کرنا بہت بڑی سعادت ہے اور اِن اُمور کو خالق کی قدرت کے بغیر از خود چلنے والا نظام سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔

⟸ بارش ذاتی طور پر نہ تو نفع دیتی ہے نہ نقصان پہنچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت و حکمت کے مطابق اِس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نفع عطا کرتا ہے اور جس کے حق میں چاہے اِسے آزمائش یا سزا کا سبب بنا دیتا ہے۔ وہ چاہے تو بارش کو روک دے اور انسان کا جینا مشکل ہو جائے، ایسے میں کسی کی طاقت نہیں ہو گی کہ بارِش لا سکے... اور وہ چاہے تو اتنی زیادہ بارش برسائے کہ پانی سیلاب بن جائے، ایسا کرنے سے بھی اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔

⟸ قرآنِ حکیم کا وعدہ ہے کہ اگر بندے ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں / فرماں بردار بنیں تو ربِّ کریم اُنھیں آسمان و زمین سے رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے گا۔[1] چنانچہ ہمیں اپنے اندر یہ شعور بیدار کرنا چاہیے کہ اگر ہم اپنے مالکِ کریم کو راضی کر لیں تو بارش سمیت ہر چیز ہمارے لیے فائدہ مند ہو گی۔

---

[1] الاعرف 96:07

⟸ وقتِ بارش کے حوالے سے نبیِ کریم ﷺ کے معمولات اور دُعاؤں کا تذکرہ ہو چکا، خلاصہ یہ ہے کہ:

- بارِش کا وقت اُن لمحات میں سے ہے جن میں دُعا جلد قبول ہوتی ہے؛ لہٰذا ہوا اور بارش کے وقت دُعائیں مانگنی چاہییں۔ مسنون دُعائیں یاد نہ ہوں تو کم از کم اُردو میں ہی یہ التجا کی جائے کہ "اے اللہ! اِس ہوا اور بارش کو ہمارے لیے رحمت و بھلائی کا ذریعہ بنا، نقصان و عذاب کا ذریعہ نہ بنا!"
- ہوا چلنے وقت اور دیگر لمحات میں رحمت کی اُمّید کے ساتھ ساتھ ربِّ ذوالجلال کی خشیت بھی طاری رہنی چاہیے۔
- بارش کا پانی آلودہ ہونے سے پہلے بابرکت ہے اور کچھ پانی جسم پر لینا سنت ہے۔

⟸ بارش کے وقت نقصان دہ اُمور سے احتیاط کرنی چاہیے، حکومتی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے اور ہر اُس کام سے بچنا چاہیے جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو بے جا تکلیف پہنچ سکتی ہو۔

مجلسِ علماءِ نظامیہ کی فرمائش پر مولانا علی رضا فخری (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ) نے خوب کہا:

یہ بارش رب کی نعمت ہے یہ قدرت کی نشانی ہے
یہ حکمِ رب سے آتی ہے اور اِس کا پاک پانی ہے

مرے مولا یہ تیری اِک عظیم الشاں نوازش ہے
نشانِ عبرت و تنبیہ برائے اہلِ دانش ہے

خدایا خیر والی ہو! یہ بارش میں دُعا کیجے
یہ رحمت جب بھی نازل ہو تو سب شکرِ خدا کیجے

اِسی سے باغ اُگتے ہیں اِسی سے پھل نکلتے ہیں
ثمر رنگت بدلتے ہیں جو سب کا رزق بنتے ہیں

یہ سنت ہے کہ کچھ پانی بدن پہ بھی بہا لیجے
ہو جب بارِش تو اے فخریؔ ذرا اُس میں نہا لیجے

شرعی مسئلہ: اگر کپڑوں پر ناپاک کیچڑ یا نَجس پانی لگ جائے تو نماز سے پہلے اُنہیں شرعی طریقے پر پاک کرنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ کپڑے پر پانی سے تَر ہاتھ پھیر کر سمجھتے ہیں کہ کپڑا پاک ہو گیا ہے، حالانکہ ایسا کرنے سے نَجاست مزید پھیل جاتی ہے۔

کپڑے کو پاک کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ بہتے پانی میں پاک کریں... یا تین مرتبہ پانی سے دھو کر اِس طرح نچوڑیں کہ ایک بھی مزید قطرہ نہ ٹپکے... یا اُوپر کی جانب سے پانی ڈالیں اور وہ تمام نجاست کو نیچے کی طرف بہا کر لے جائے۔

اللہ تعالیٰ صاحبِ کوثر ﷺ کے صدقے میں ہمیں دونوں جہان کی بھلائیوں سے نوازے اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے!

مالکِ کریم حالیہ مون سون بارشوں کو اہلِ پاکستان کے لیے باعثِ رحمت فرمائے اور ممکن خطرات سے اپنی حفاظت عطا کرے!

مالکِ لم یزل جلّ مجدہٗ اہلِ غزّہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی دادرَسی فرمائے!

ربِّ کریم پاکستان سے دہشت گردی اور فتنہ وفساد کا مکمل خاتمہ فرمائے! اور وطنِ عزیز کے جملہ اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!